فرقہ باطلہ کا تعاقب

قادیانی کفر کی کس قسم میں داخل ہیں؟

مقالہ نگار: مولانا منظور احمد چنیوٹی

جنرل سیکرٹری انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ

پیش کردہ برائے دوسری بنوں فقہی کانفرنس

نمبر شمار	فہرست برائے ذیلی عنوانات	نمبر شمار	فہرست برائے ذیلی عنوانات
1 -	اقسام کفر اور اکابرین کی تصریحات	5 -	کفر زندقہ
2 -	کفر انکار	6 -	کفر نفاق
3 -	کفر جحود	7 -	ااحکام وتعریفات کفر ارتداد اور کفر زندقہ (قادیانی)
4 -	کفر عناد		

۱۴ویں صدی ہجری میں ہندوستان سمیت کئی اسلامی ممالک پر قابض برطانوی حکومت نے عقیدہ ختم نبوت کو مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے کے لئے بڑے منظم انداز میں ایک سازش کے تحت مرزا قادیانی کو استعمال کیا۔ مرزا رفتہ رفتہ مجدد، مجتہد، مہدی اور مسیح ہونے کے دعویٰ کرنے کے بعد آخر کار نبوت کا مدعی بن بیٹھا۔ ہزاروں سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں سے انگریزوں کے خلاف جذبہء جہاد ختم کرنے کے لئے جہاد کی فرضیت منسوخ کرنے کا اعلان کیا اور یوں برطانوی سامراج کی جڑیں مستحکم کیں۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو اندازہ ہوگا کہ اسلامی تاریخ میں بنیادی عقائد ونظریات کے استیصال کی یہ خطرناک سازش تھی جس کی مثال سے گزشتہ کئی صدیاں خالی تھیں۔ اس موقع پر علماء امت عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے میدان عمل میں آئے اور رات دن ایک کرکے امت کو قادیانیت کے فتنہ سے خبردار کیا۔ حضرت مولانا سید انور شاہ کاشمیریؒ، حضرت امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا لال حسین اختر اور مولانا محمد علی جالندھری، مولانا مفتی محمود، مولانا سید یوسف بنوریؒ، مولانا منظور احمد چینوٹی جیسے اکابر کے بعد دیگرے اس مشن کے لئے قربانیاں دیتے رہے۔ قادیانوں کے غیر مسلم قرار دیئے جانے کے لئے آئینی جدوجہد بھی کرتے رہے اور ڈنکے کی چوٹ پر قادیانیت کا پول کھولتے رہے۔ حتیٰ کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔

چونکہ پاکستان بنتے ہی قادیانیوں نے برطانیہ کی سرپرستی میں ملک کے اہم عہدوں کو اپنے قبضے میں لے لیا تھا اور ان کی شہ پر قادیانی اندرون ملک اسلام دشمن سرگرمیوں میں ملوث رہتے ہیں اور یہ سلسلہ کسی تعطل کے بغیر اب تک جاری ہے اس لئے ختم نبوت کے محاذ پر لڑی جانے والی جنگ اب تک نہیں تھی ۱۹۸۴ء مرزا طاہر قادیانی کے لندن فرار ہو جانے اور وہاں مرکز بنا

کر ساری دنیا میں گمراہ کن عقائد کی تبلیغ شروع کرنے کے بعد یہ محاذ بیرون ممالک تک پھیل گیا ہے۔
الحمداللہ ختم نبوت کے محافظ علماء کرام دنیا کے ہر کونے میں ان کا تعاقب کر رہے ہیں اور ان کی مکاریاں دنیا پر آشکار کر رہے ہیں۔ یہ امر بھی قابلِ مسرت ہے کہ ان کی کوششیں بارآور ثابت رہی ہیں اور بڑی تعداد میں قادیانی اسلام کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ زیر نظر مقالہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ خدا کرے کہ ختم نبوت کے باب میں کی جانے والی یہ تمام کوششیں رنگ لائیں اور قادیانیوں کو دنیا میں کہیں منہ چھپانے کے لئے جگہ نہ ملے۔ (ادارہ)

اقسام کفر اور اکابرین کی تصریحات :

مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے مریدین اور ان کی اولادیں کافر ہیں لاریب فیہ ان کے کفر کے اسباب پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کے کفر پر پوری دنیا کے علماء کرام، مفتیان عظام، اسلامی وغیر اسلامی عدالتیں متفق ہیں۔ ان کا موجبات کفر کو بارہا زیر بحث لایا گیا ہے اور اس پر مستقل کتابیں لکھی گئیں ہیں۔

اس مختصر مقالہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ قادیانی کفر کی کس قسم میں داخل ہیں۔ اولاً ہم اکابر کی چند تصریحات پیش کریں گے جن سے کفر کی اقسام کا ایک نقشہ سامنے آتا ہے۔

1...... والكفر عدم الإيمان عمامن شانه ذلک التصديق فمفهوم الكفر هو عدم تصديق النبي ﷺ فيما علم مجيئه به ضرورةً وهو بعينه ما ذكر نامن أن مَن أنكر واحداً من ضروريات الدين اتصف بالكفر نعم عدم التصديق له مراتب اربع فيحصل للكفر ايضاً أقسام أربعة ﴿الأول﴾ كفر الجهل وهو تكذيب النبي ﷺ صريحاً فيما علم مجيئه به مع العلم أى فى زعمه الباطل **بكونه ﷺ كا ذباً فى دعواه وهذا هو كفر أبى جهل** وأضرابه ﴿الثانى﴾ كفر الجحود والعناد وهو تكذيبه مع العلم **بكونه صادقاً فى دعواه وهو كفر أهل الكتاب لقوله** تعالىٰ الذين اتينا هم الكتٰب يعرفونه كما يعرفون أبناء هم وقوله تعالى وجحدوا بها واستيقنتها أنفسم **ظلما** وعلوا وكفر إبليس من هذا القبيل ﴿الثالث﴾ كفر الشک كما كان لأكثر المنافقين ﴿الرابع﴾ كفر التأويل وهو أن يحمل كلام النبي ﷺ على غير محمله أو على التقية و مراعات المصالح ونحو ذلک ﴿إكفار الملحدين فى ضروريات الدين صـ ۱۲۴﴾

2...... قال التفتازانى فى مقاصد الطالبين فى أصول الدين الكافر إن أظهر الإيمان خص بإسم المنافق وإن كفر بعد الإسلام فبالمرتد وإن قال بتعدد الألهة فبالمشرک وإن تدين ببعض الأديان فبالكتابى وإن أسند الحوادث إلى الزمان وإعتقد قدمه فبالدهرى وإن نفى الصانع فبالمعطل وإن أبطن عقائد هى كفر بالإتفاق فبالزنديق ﴿إكفار الملحدين صـ ۱۲، ۱۳ للشيخ انور شاه كشميرىؒ﴾

3...... قيد بإسلامِ المرتد لأن الكفار أصناف خمسة من ينكر الصانع كالدهرية ومن ينكر الوحدانية كالثنوية ومن يقربهما لكن ينكر بعثة الرسل كالفلاسفة ومن ينكر الكل كالو ثنية ومن يقر بالكل لكن ينكر عموم رسالة المصطفى ﷺ كالعيسوية فيكتفى في الأولين بقول لَا اِلٰهَ إِلَّااللهُ وفي الثالث بقول محمدرسول الله وفي الرابع بأحد هما وفي الخامس بهما مع التبرئ عن كل دين يخالف دين الإسلام ﴿رد المحتار على الدر المختار المجلد الرابع صـ ٢٢٦﴾

4...... علماء نے کفر کی کئی اقسام بیان کی ہیں (1) کفر انکار (2) کفر جحود (3) کفر عناد (4) کفر نفاق (5) کفر زندقہ یا الحاد

کفر انکار: یہ ہے کہ دل سے بھی رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی تصدیق نہ کرے اور زبان سے بھی صداقت کا انکار کردے۔ دل اور زبان دونوں سے انکار ہو۔

کفر جحود: یہ ہے کہ دل سے دین حق کو سچا سمجھتا ہے اس کی حقانیت کا قائل ہے لیکن زبان سے صداقت کا اقرار نہیں کرتا بلکہ انکار کرتا ہے۔

کفر عناد: یہ کہ دین حق کو دل سے بھی سچا سمجھتا ہے اور زبان سے بھی اس کی صداقت کا اقرار کرتا ہے لیکن دین حق کے علاوہ دوسرے ادیان سے تبری نہیں کرتا اور التزام اطاعت نہیں کرتا۔

کفر نفاق: یہ ہے کہ دل میں تکذیب ہے زبان سے ماننے کا کسی مصلحت کی وجہ سے اقرار ہے۔

کفر زندقہ: یہ ہے کہ بظاہر تو تمام ضروریات دین کے ماننے کا اقرار کرتا ہے بظاہر کسی امر ضروری کا انکار نہیں کرتا لیکن ضروریات دین میں سے کسی امر ضروری کا مطلب ایسا بیان کرتا ہے جو صحابہؓ و تابعینؒ اور تمام ائمہ امتؒ کے اجماع کے خلاف ہے ایسے شخص کو زندیق و ملحد کہا جاتا ہے۔ ﴿اشرف التوضیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد اول ۱۲۵﴾

زیر بحث مسئلہ میں صرف کفر ارتداد اور کفر زندقہ مطلوب ہیں اسلئے ہم صرف ان دونوں قسموں کی تعریفات واحکام کو مزید واضح کرتے ہیں

کفر ارتداد: الردة هي قطع الإسلام بقول أوفعل أونية إتفق الائمة علىٰ أن من إرتدعن الإسلام وجب عليه القتل ثم اختلفوا هل تبحتم قتله في الحال أم يوقف علىٰ إستتابته وهل استتابته واجبة أو مستحبة وإذا استتيب فلم يتب هل يمهل أم لا فقال أبوحنيفةؒ لاتجب إستتابته ويقتل في الحال إلا ان يطلب الإمهال ﴿رحمة الامة جلد دوم 136 للشيخ الدمشقي﴾

كل من أبغض رسول الله ﷺ بقلبه كان مرتداً فالساب بطريق اولىٰ ثم يقتل حداً عندنا فلا يقبل توبته في إسقاطه القتل قالوا هذامذهب أهل الكوفة وما لک ونقل عن أبي بكر الصديقؓ قال الخطابي لأعلم أحدا

خالف فی وجوب قتله﴿البحر الرائق جلد پنجم صـ126﴾

لوإرتد والعياذبالله تعالیٰ تحرم إمرأته ويجد د النكاح بعدإسلامه ويعيد الحج وليس عليه إعادة الصلوٰة والصوم كالكافر﴿الفتاویٰ الخيريه صـ102﴾

إعلم أن المرتد يعرض عليه الإسلام علیٰ سبيل الندب دون الوجوب لأن الدعوةبلغته وفی المبسوط وإن إرتد ثانيا وثالثا فكذلک يستتاب وهو قول أكثرأهل العلم وقال مالک وأحمدؒلايستتاب ممن تكررمنه كالزنديق ولنا فی الزنديق روايتان رواية لا تقبل توبته لقول مالکؒ وفی رواية تقبل وهو قول الشافعیؒ وعن أبی يوسفؒ إذا تكررمنه الإرتداد يقتل من غير عرض الإسلام لإستخفافه بالدين ﴿شرح فقہ اکبر132﴾

مذکورہ عبارت سے مندرجہ ذیل باتیں واضح ہوئیں۔

(1) مرتد واجب القتل ہے۔ اس کی توبہ قابل قبول نہیں۔ (2) مرتد پراس کی بیوی حرام ہوجاتی ہے۔

(3) اگراس نے دوبارہ اسلام قبول کیاتواس کاازسرنونکاح ہوگا۔

(4)اگراس پرحج فرض تھاتوارتداد سے تائب ہونے کے بعد نیاحج کریگا۔

(5)گزشتہ نماز،روزوں کی قضانہیں ہے۔

(6)اگرکوئی شخص بار بارارتداد کامرتکب ہوتا ہےتو امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ استہز اءبالدین کی وجہ سے اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا بلکہ فی الفورقتل کیاجائیگا۔

کفرزندقہ کی تعریف:

1...... هومن يبطن الكفر ويظهرالإسلام كالمنافق وقالوا هو كفربالاتفاق .

2.الزنديق من يقول ببقاء الدهرأی لايؤمن بالأخرة ولابالخالق ويعتقدأن الحلال والحرام مشترک

3. الزنديق فی لسان العرب يطلق علیٰ من ينفی الباری تعالیٰ وعلیٰ من يثبت الشريک وعلیٰ من ينكرحكمته

4. میری تحقیق کے پیش نظرزندیق وہ ہے جوبظاہراسلام کامدعی ہولیکن لساناًیاعملاً اصول اسلام کواورمسلمانوں کونقصان پہنچارہاہو خواہ مبطن کفرہویانہ ہو ﴿مقدمہ شرح البیضاوی جلد دوم ۲۵۹ مصنفہ مولانامحمد موسیٰ خان﴾

حضرت مولانامفتی عبدالشکورترمذی دامت برکاتہم تحریرفرماتے ہیں تکذیب کی یہ چوتھی صورت جس کانام زندقہ والحاد ہےدرحقیقت نفاق کی ہی ایک قسم ہےاورعام نفاق سے بھی زیادہ اشداورخطرناک ہے آنحضرتﷺ کی وفات کے بعدجبکہ سلسلہ وحی منقطع ہوگیااورکسی شخص کے دل میں چھپے ہوئےکفرونفاق کے معلوم ہونے کاہمارے پاس کوئی قطعی ذریعہ نہیں ہے تواب صرف ایسے ہی لوگوں کوکہہ سکتے ہیں جن سے اسلام کامدعی ہونے کے ساتھ ساتھ کچھ اقوال یااعمال ایسے سرزدہوجائیں جوان کے باطنی کفرکی غمازی کرتے ہوں۔زندقہ اورالحاداسکی

ایک مثال ہے۔ حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں المنافق فی عھد رسول اللہ ﷺ ھو الزندیق الیوم (تفسیر ابن کثیر جلد اول ۴۹)
چوتھی قسم کی یہ تکذیب چونکہ صاف تکذیب کے رنگ میں نہیں ہوتی اسلئے خود مسلمان بھی اکثر اس میں دھوکہ کھا جاتے ہیں بلکہ اصول دین سے ناواقف بعض لوگ علماء کرام پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں۔ ﴿ماہنامہ الحسن لاہور صـ ۹۰, ۹۱ (اسلام اور مسلمان اور رشدی سلمان نمبر﴾

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ تحریر فرماتے ہیں فالمراد بإبطان بعض عقائد الکفر لیس ھو الکتمان من الناس بل المراد أن یعتقد بعض مایخالف عقائد الإسلام مع إدعائہ إیاہ وحکم المجموع من حیث المجموع الکفر لا غیر ﴿إکفار لملحدین ۱۳﴾

قال أبو حنیفة اقتلوا الزندیق سرًا فإن توبتہ لا تعرف ﴿احکام القرآن للجصاص رازی جلد ۱ صـ ۵۲، عمدۃ القاری المجلد الاول ۲۱۲﴾ قال أبو مصعب عن مالک فی المسلم إذا تولی عمل السحر قتل ولا یستتاب لأن المسلم إذا إرتد باطنا لم تعرف توبتہ بإظھار الإسلام ﴿احکام القرآن للجصاص رازی جلد ۱ صـ ۵۲﴾
وقولھم فی ترک قبول توبة الزندیق یوجب أن لا یستتاب الإسماعیلیة وسائر الملحدین الذین قد علم منھم اعتقاد الکفر کسائر الزنادقہ وأن یقتلوا مع اظھارھم التوبة ﴿احکام القران المجلد الثانی صـ ۲۸۶، ۲۸۸، اکفار الملحدین فی ضروریات الدین ۷۳﴾

کفر ارتداد وزندقہ کی تعریفات واحکام نقل کرنے کے بعد ہم اب اصل مقصد کی طرف آتے ہیں اس بارے میں چند اکابر کی تصریحات ذکر کی جاتی ہیں۔

1 ...... حضرت مولانا محمد موسیٰ خان مدظلہ فرماتے ہیں کہ قادیانی زندیق ہیں بحکم شرع انہیں کسی اسلامی مملکت میں رہائش، اقامت کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اسلامی ملک میں یہ لوگ ذمی بن کر بھی نہیں رہ سکتے۔ جو لوگ قادیانیت کے مبلغ وداعی ہوں ان کی توبہ قضاءً قبول نہیں ہے اور وہ زندقہ کی وجہ سے واجب القتل ہیں جو مسلمان تھے اور قادیانی ہو گئے وہ مرتد ہیں اور جو ان کی اولادیں ہیں وہ زندیق اور واجب القتل ہیں اس کی پانچ وجوہات ہیں۔

(1) ختم نبوت جو ضروریات دین میں سے ہے، کے وہ منکر ہیں۔ (2) یہ اپنے آپ کو مسلمان اور تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔
(3) قرآن وحدیث میں بے شمار تحریفات کا ارتکاب کرتے ہیں۔ (4) وہ شعائر اللہ اور خصائص اسلام کی بے حرمتی کرتے ہیں مثلاً ام المؤمنین، صحابہ، مسجد کی اصطلاح استعمال کر کے وہ اسلام کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں۔
(5) ہر قادیانی مرتد یا زندیق ہے جو کہ موجب قتل ہے۔ ﴿مقدمہ شرح بیضاوی جلد دوم ۲۶۲ , ۲۶۳﴾

2 ...... علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب لکھتے ہیں ان میں سے جو لوگ پہلے مسلمان تھے اور بعد میں وہ کسی نئی نبوت کے قائل ہوئے شریعت

اسلام انہیں مرتد قرار دیتی ہے اور جو عیسائیوں یا ہندوؤں سے اس نئے مسلک میں آئے جوان کے ہاں ہی پیدا ہوئے وہ شریعت کی رو سے زندیق ہیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ مرتد اور زندیق کی سزا شرع میں ایک ہے ﴿مسوّیٰ عربی شرح موطا جلد ۲ صـ۱۰۹ اعبقات صـ ۳۰۲ , ۳۰۳ مصنفہ علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب﴾

3......حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں جو مسلمان اسلام سے پھر جائیں وہ مرتد اور زندیق ہیں۔ مرتد کی صلبی اولاد تبعاً مرتد ہے اصالۃً مرتد نہیں ہے اسلئے اس کو حبس وضرب کے ساتھ اسلام لانے پر مجبور کیا جائیگا مگر قتل نہیں کیا جائیگا اور مرتد کی اولاد کی اولاد نہ اصالۃً مرتد ہے نہ تبعاً بلکہ وہ اصلی کافر کہلائے گی اور ان پر سزائے ارتداد جاری نہ ہوگی کیونکہ اولاد کی اولاد مرتد نہیں وہ سادہ کافر ہے اسلئے اس کا حکم مرتد کا نہیں۔ لیکن قادیانی خواہ وہ اصالۃً ہو یا پیدائشی قادیانی ہوں خواہ وہ سونسلوں سے قادیانی ہوں وہ مرتد اور زندیق کے حکم میں ہیں اور رہیں گے کیونکہ وہ اسلام کو کفر اور کفر کو اسلام کہتے ہیں اور یہ زندقہ ہے جو کہ ناقابل معافی ہے۔

﴿تحفہ قادیانیت جلد اول ۶۷۵۔﴾

تحصیل علم وعبادت یا پیدائش دولت

اگر دمشق کی جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بھی مجھ کو دکان لگانے کا موقع ملے اور روزانہ پچاس دینار کی آمدنی ہو اور سب کی سب اللہ کی راہ میں خیرات کروں ساتھ ہی کوئی نماز باجماعت بھی فوت نہ ہوئی ہو، نہ کسی ایسی چیز کو حرام جانتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے۔ پھر بھی اس بات کو سخت ناپسند کروں گا......کہ ایسے لوگوں میں سے نہ ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر فرمایا ہے۔

"رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة يخافون يوماً تتقلب فيه القلوب والابصار ." وہ مرد کہ نہیں غافل ہوئے سودا کرنے میں اور نہ بیچنے میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں اُلٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔

یہ بیان حدیث کے مشہور راوی حضرت ابو درداءؓ کا ہے اور اسلام سے زمانی ومکانی، علمی اور عملی ہر طرح کا سب سے بڑھ کر قرب رکھنے والے حضرات صحابہؓ میں سے ہیں صحابہؓ سے بڑھ کر سمجھنے، سمجھانے کا حق کس کو حاصل ہے کہ انسان فکر معاش یا پیدائش دولت کے لئے نہیں بلکہ صرف اپنے پیدا کرنے والے کی یاد اور عبدیت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

(سراغ زندگی ص ۱۳ بحوالہ تجدید معاشیات ص ۷......از مولانا عبدالباری ندویؒ)